

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حرفِ آغاز

عرب کے وفود دربارِ رسالت میں

(یہ وفود تبلیغِ دین کا ذریعہ تھے)

سید جلال الدین عمری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی تو مدینہ منورہ نے آپ کا پرچوش اور بادشاہوں کی طرح استقبال کیا۔ مدینہ پہنچ کر آپ نے اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی جہاں تمام امور خدا کے دین اور شریعت کے مطابق انجام پاتے تھے۔ اس ریاست کے قیام پر ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ دور و نزدیک کے قبائل سے اس کے تعلقات قائم ہونے شروع ہو گئے اور مختلف قبائل کے وفود مدینہ آنے لگے۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلا وفد مضر کی شاخ نزیہ کا تھا جو جب شہر میں حاضر ہوا۔

فتح مکہ نے ثابت کر دیا کہ اسلام ایک ناقابلِ تغیر قوت ہے۔ اسے دبا یا اور مٹایا نہیں جاسکتا جو قبائل اسلام کی بقا اور اس کی کامیابی کے بارے میں تردد کا شکار تھے ان کا تردد ختم ہو گیا اور قبیلے کے قبیلے اسلام کے دائرہ میں آنے لگے۔ اس سلسلہ میں لگاتار مدینہ ان کے وفود کی آمد شروع ہو گئی۔ رمضان شہر میں مکہ فتح ہوا اور شہر میں ان وفود کی آمد اس کثرت سے ہوئی کہ موزنین اسے 'عام الوفود' (وفود کا سال) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

فتح مکہ کے بعد قبائل عرب کے اس تیزی سے اسلام قبول کرنے کی وجہ حضرت عمرو بن سلمہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

كانت العرب تُلَوِّمُ بِاسْلَامِهِمْ
الفتح فيقولون اتروكوه وقومعه
عرب اسلام قبول کرنے کے سلسلہ میں فتح
مکہ کا انتظار کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ

سلف ابن سعد: الطبقات الكبرى: ۱/۲۹۱ مطبوعہ سیرت سنہ ۱۹۶۶ء اس پر مزید بحث کے لیے دیکھی جائے ابن کثیر کی
السيرة النبوية ۴/۷۷، اور آگے۔ سلف ابن ہشام: سيرة النبي ۴/۲۲۱ تحقیق محی الدین عبد الحمید۔ طبع قاہرہ۔

فانہ ان ظہر علیہم فہو نبی
صادق فلما کانت وقعتہ الفتح
بادر کل قوم باسلامہم وبادر
قومی باسلامہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی
قوم کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ اگر وہ ان
پر غلبہ حاصل کر لیں تو اس کا مطلب ہوگا
کہ وہ سچے نبی ہیں۔ لیکن جب مکہ فتح ہو گیا
تو ہر قوم نے اسلام قبول کرنے میں تیزی
دکھائی۔ میری قوم نے بھی اپنے اسلام کے
سلسلہ میں جلدی کی۔

مغازی کے امام محمد ابن اسحاق (م: ۱۵۱ھ) نے اسی بات کو کسی قدر تفصیل سے بیان
کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ اہل عرب اس بات کا انتظار کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور قریش کے درمیان جو کشمکش چل رہی ہے وہ کسی نتیجہ تک پہنچے (تاکہ وہ اپنے بارے میں
فیصلہ کر سکیں) اس لیے کہ قریش کی حیثیت لوگوں کے امام کی تھی، وہ بیت اللہ اور حرم محرم
کے متولی تھے اور حضرت اسمعیل سے ان کا نسلی تعلق خالص اور بے آمیز تھا۔ پورا عرب ان
کے مرتبہ و مقام کو تسلیم کرتا تھا۔ ان ہی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کا آغاز کیا تھا۔
جب مکہ فتح ہو گیا، قریش نے سپردال دی اور سب کے سب اسلام کے زیر نگیں ہو گئے
تو اہل عرب کو یقین آ گیا کہ اب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور وہ ہر طرف
سے گروہ درگروہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ اسی کیفیت کو قرآن مجید نے سورہ نصر میں بیان
فرمایا ہے۔ اذ جاء نصر اللہ والفتح ۱۱؎

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ میں جو وفد حاضر ہوئے، ابن سعد
نے نام بنام ان کی تفصیل فراہم کی ہے۔ اس کے مطابق ان کی تعداد بہتر (۷۲) ہے ۱۲؎ تحقیق کے
بعد اس میں کمی بیشی کا بھی امکان ہے ۱۳؎

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ وفد اسلام قبول کرتے

۱؎ بخاری، کتاب المغازی، باب (بغیر عنوان) رواہ النسائی مختصراً، کتاب الاذان، باب اجتراء المر

بازان غیرہ فی الحضر۔ ۲؎ ابن شہام، سیرت ۲۲۲/۴ ۳؎ طبقات ابن سعد ۲۹۱/۱-۲۵۹

۴؎ علامہ ابن کثیر نے تحقیق کے بعد استقصا کی کوشش کی ہے ان کہاں ابن سعد کے بیان کردہ بعض وفد کا ذکر نہیں ملتا ہے۔ السیرۃ النبویہ
۱۸۴/۲

کبھی اس بات کی اطلاع دیتے کہ وہ اسلام لاچکے ہیں، آپ کی صحبت میں رہ کر دین سیکھتے، اسلامی زندگی کا عملاً مشاہدہ کرتے، نماز کے اوقات اور اس کے طریقہ سے واقفیت حاصل کرتے، احکام شریعت کی تفصیل معلوم کرتے، بعض اوقات آپ ضروری مسائل لکھوا بھی دیتے، ان کی مشکلات اور مسائل کو حل فرماتے اور کبھی انعامات اور عطیات سے بھی نوازتے۔

مدینہ علم دین کا مرکز تھا۔ جو وفود اس مرکز سے فیض یاب ہوتے ان کی ذمہ داری تھی کہ وہ واپس جا کر اپنے قبیلوں میں دعوت و تبلیغ اور تعلیم و تربیت کا فرض انجام دیں۔ قرآن مجید نے ہر قبیلہ کی یہ ذمہ داری قرار دی کہ اس میں سے کچھ لوگ مدینہ پہنچ کر علم دین حاصل کریں اور اس میں بصیرت پیدا کریں پھر واپس جا کر اپنی قوم کے درمیان انکار کا فرض انجام دیں (التوبہ: ۲۲) جو وفود مدینہ پہنچ کر علم دین حاصل کرتے تھے، فطری بات ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہیں اس دعوتی و تبلیغی ذمہ داری کی طرف ضرور متوجہ فرماتے رہے ہوں گے۔ بعض وفود کے سلسلہ میں ہمیں اس کی صراحت بھی ملتی ہے، اسی طرح کی بعض ہدایات یہاں پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ میں قبیلہ عبد القیس، جس کا تعلق بنو ربیعہ سے تھا، حاضر خدمت ہوا عرض کیا۔

اَنَا لَا نَاتِيكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ
وَبَيْنَا وَبَيْنِكَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْكَفَارِ
مَضْرُوبٌ بَامْرِ فَضْلٍ نَغْزِيهِ مِنْ
وَارِعْنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ

آپ کے درمیان کفار مضر موجود ہیں مضر اور ربیعہ کے درمیان جنگ رہتی تھی، اس لیے

آپ ہمیں فیصلہ کن بات بتا دیں جس سے ہم اپنے بعد والوں کو بھی باخبر کریں اور ہم خود بھی

جنت میں داخل ہو سکیں۔

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جو لوگ دین سیکھتے تھے ان کے سامنے از خود یہ بات رہتی تھی کہ اس کی دوسروں کو دعوت دینی ہے اور اسے ان تک پہنچانا ہے ایک اور روایت کے الفاظ ہیں۔

۲۔ اس آیت پر کسی قدر تفصیلی بحث کے لیے ملاحظہ ہو راقم کی کتاب معروف و منکر ص ۸۵-۸۶ طبع دوم مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی۔ ۳۔ بخاری کتاب الایمان باب ادراؤ الخ من الایمان، مسلم کتاب الایمان باب البر بالایمان باللہ تعالیٰ الخ

مونا بنا من نعمل به وند عو ایسی بات کا حکم دین جس پر ہم بھی عمل کریں اور
الیہ من ورائنا لہ جو لوگ ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں انھیں بھی اس
کی دعوت دیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد کو اللہ واحد پر ایمان لانا حکم دیا۔ اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا:

سلسلہ مسلم - کتاب الايمان - بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وفد خدمت اقدس میں مدینہ پہنچ کر اسلام لایا۔ طبقات ابن سعد: ۳۱۴/۱۔ لیکن اس وفد کا آپ کو اسے اللہ کے رسول کہہ کر خطاب کرنا یا یہ کہنا کہ راستہ میں کفار و مشرکین کو جو سے ہم صرف الشہر حرم میں حاضر ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح آپ کے اس سوال پر کہ کیا تم ایمان باللہ کا مطلب سمجھتے ہو؟ یہ جواب دینا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ لوگ پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے۔ فتح الباری ۹۸/۱۔ اس کی تائید ایک واقعہ سے بھی ہوتی ہے۔ واقعہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قید کے ایک فرد مقتدر حیان اپنی تجارت کے سلسلہ میں مدینہ آیا کرتے تھے۔ ہجرت کے بعد وہ ساز و سامان کے ساتھ مدینہ تجارت کے لیے پہنچے۔ وہ بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گز ہوا۔ آپ کو دیکھ کر وہ کھڑے ہو گئے۔ آپ نے ان کی اور ان کے قید کے مختلف افراد کی نام بنام خیریت دریافت کی۔ وہ آپ سے متاثر ہوئے اور اسلام لے آئے۔ سورۃ فاتحہ اور اقرا یاد کی اور نماز پڑھنے لگے۔ جب وہ واپس جانے لگے تو آپ نے قبیلہ عبد القیس کے بعض لوگوں کے نام ایک خط دیا۔ انھوں نے وہاں پہنچ کر اس خط کو اپنے ہی پاس رکھا۔ لیکن کچھ دن بعد ان کی بیوی کو اس کا علم ہو گیا اس نے اپنے باپ منذر بن عائد بن الحارث سے اس کا ذکر کیا اور بتایا کہ مدینہ سے واپسی کے بعد سے ان کے خواہر استیجا کرنے اور قبیلہ روہو کر ایک نئی طرح کی عبادت کرنے لگے ہیں۔ پھر منذر اور ان کے درمیان بات چیت ہوئی۔ منذر کے دل میں بھی اسلام اتر گیا۔ اس نے عصر اور محراب کے قبائل سے اس سلسلہ میں گفتگو کی۔ آپ کے مکتوب کا ذکر کیا۔ انھوں نے بھی اسلام قبول کر لیا اس کے بعد ان لوگوں نے فیصلہ کر لیا کہ ان کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جائے۔ نووی: شرح مسلم ۳۲۱/۱۔ اس واقعہ کی تفصیلات میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر نے اسے جس طرح نقل کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ منذر بن عائد کو ایک راہب نے آنے والے پیغمبر کی خبر دی تھی اور ان کی علامات بتائی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشت کے بعد اس اپنے خواہر زادہ عمرو بن قیس کو کہ بھیج کر معلومات حاصل کیں جب عمرو بن قیس نے دیکھا کہ راہب کی بیان کردہ تمام علامات آپ کے اندر پائی جاتی ہیں تو وہ اسلام لے آئے اور واپس جا کر منذر بن عائد کو بھی اس کی اطلاع دی تو انھوں نے بھی اسلام قبول کر لیا لیکن اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھا۔ بالآخر میں اپنے قبیلہ کے وفد کے ساتھ حاضر خدمت ہوئے۔

الاصابی تیز العصاب ۱۶۷/۱ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰ - ۱۰۰۱ - ۱۰۰۲ - ۱۰۰۳ - ۱۰۰۴ - ۱۰۰۵ - ۱۰۰۶ - ۱۰۰۷ - ۱۰۰۸ - ۱۰۰۹ - ۱۰۱۰ - ۱۰۱۱ - ۱۰۱۲ - ۱۰۱۳ - ۱۰۱۴ - ۱۰۱۵ - ۱۰۱۶ - ۱۰۱۷ - ۱۰۱۸ - ۱۰۱۹ - ۱۰۲۰ - ۱۰۲۱ - ۱۰۲۲ - ۱۰۲۳ - ۱۰۲۴ - ۱۰۲۵ - ۱۰۲۶ - ۱۰۲۷ - ۱۰۲۸ - ۱۰۲۹ - ۱۰۳۰ - ۱۰۳۱ - ۱۰۳۲ - ۱۰۳۳ - ۱۰۳۴ - ۱۰۳۵ - ۱۰۳۶ - ۱۰۳۷ - ۱۰۳۸ - ۱۰۳۹ - ۱۰۴۰ - ۱۰۴۱ - ۱۰۴۲ - ۱۰۴۳ - ۱۰۴۴ - ۱۰۴۵ - ۱۰۴۶ - ۱۰۴۷ - ۱۰۴۸ - ۱۰۴۹ - ۱۰۵۰ - ۱۰۵۱ - ۱۰۵۲ - ۱۰۵۳ - ۱۰۵۴ - ۱۰۵۵ - ۱۰۵۶ - ۱۰۵۷ - ۱۰۵۸ - ۱۰۵۹ - ۱۰۶۰ - ۱۰۶۱ - ۱۰۶۲ - ۱۰۶۳ - ۱۰۶۴ - ۱۰۶۵ - ۱۰۶۶ - ۱۰۶۷ - ۱۰۶۸ - ۱۰۶۹ - ۱۰۷۰ - ۱۰۷۱ - ۱۰۷۲ - ۱۰۷۳ - ۱۰۷۴ - ۱۰۷۵ - ۱۰۷۶ - ۱۰۷۷ - ۱۰۷۸ - ۱۰۷۹ - ۱۰۸۰ - ۱۰۸۱ - ۱۰۸۲ - ۱۰۸۳ - ۱۰۸۴ - ۱۰۸۵ - ۱۰۸۶ - ۱۰۸۷ - ۱۰۸۸ - ۱۰۸۹ - ۱۰۹۰ - ۱۰۹۱ - ۱۰۹۲ - ۱۰۹۳ - ۱۰۹۴ - ۱۰۹۵ - ۱۰۹۶ - ۱۰۹۷ - ۱۰۹۸ - ۱۰۹۹ - ۱۱۰۰ - ۱۱۰۱ - ۱۱۰۲ - ۱۱۰۳ - ۱۱۰۴ - ۱۱۰۵ - ۱۱۰۶ - ۱۱۰۷ - ۱۱۰۸ - ۱۱۰۹ - ۱۱۱۰ - ۱۱۱۱ - ۱۱۱۲ - ۱۱۱۳ - ۱۱۱۴ - ۱۱۱۵ - ۱۱۱۶ - ۱۱۱۷ - ۱۱۱۸ - ۱۱۱۹ - ۱۱۲۰ - ۱۱۲۱ - ۱۱۲۲ - ۱۱۲۳ - ۱۱۲۴ - ۱۱۲۵ - ۱۱۲۶ - ۱۱۲۷ - ۱۱۲۸ - ۱۱۲۹ - ۱۱۳۰ - ۱۱۳۱ - ۱۱۳۲ - ۱۱۳۳ - ۱۱۳۴ - ۱۱۳۵ - ۱۱۳۶ - ۱۱۳۷ - ۱۱۳۸ - ۱۱۳۹ - ۱۱۴۰ - ۱۱۴۱ - ۱۱۴۲ - ۱۱۴۳ - ۱۱۴۴ - ۱۱۴۵ - ۱۱۴۶ - ۱۱۴۷ - ۱۱۴۸ - ۱۱۴۹ - ۱۱۵۰ - ۱۱۵۱ - ۱۱۵۲ - ۱۱۵۳ - ۱۱۵۴ - ۱۱۵۵ - ۱۱۵۶ - ۱۱۵۷ - ۱۱۵۸ - ۱۱۵۹ - ۱۱۶۰ - ۱۱۶۱ - ۱۱۶۲ - ۱۱۶۳ - ۱۱۶۴ - ۱۱۶۵ - ۱۱۶۶ - ۱۱۶۷ - ۱۱۶۸ - ۱۱۶۹ - ۱۱۷۰ - ۱۱۷۱ - ۱۱۷۲ - ۱۱۷۳ - ۱۱۷۴ - ۱۱۷۵ - ۱۱۷۶ - ۱۱۷۷ - ۱۱۷۸ - ۱۱۷۹ - ۱۱۸۰ - ۱۱۸۱ - ۱۱۸۲ - ۱۱۸۳ - ۱۱۸۴ - ۱۱۸۵ - ۱۱۸۶ - ۱۱۸۷ - ۱۱۸۸ - ۱۱۸۹ - ۱۱۹۰ - ۱۱۹۱ - ۱۱۹۲ - ۱۱۹۳ - ۱۱۹۴ - ۱۱۹۵ - ۱۱۹۶ - ۱۱۹۷ - ۱۱۹۸ - ۱۱۹۹ - ۱۲۰۰ - ۱۲۰۱ - ۱۲۰۲ - ۱۲۰۳ - ۱۲۰۴ - ۱۲۰۵ - ۱۲۰۶ - ۱۲۰۷ - ۱۲۰۸ - ۱۲۰۹ - ۱۲۱۰ - ۱۲۱۱ - ۱۲۱۲ - ۱۲۱۳ - ۱۲۱۴ - ۱۲۱۵ - ۱۲۱۶ - ۱۲۱۷ - ۱۲۱۸ - ۱۲۱۹ - ۱۲۲۰ - ۱۲۲۱ - ۱۲۲۲ - ۱۲۲۳ - ۱۲۲۴ - ۱۲۲۵ - ۱۲۲۶ - ۱۲۲۷ - ۱۲۲۸ - ۱۲۲۹ - ۱۲۳۰ - ۱۲۳۱ - ۱۲۳۲ - ۱۲۳۳ - ۱۲۳۴ - ۱۲۳۵ - ۱۲۳۶ - ۱۲۳۷ - ۱۲۳۸ - ۱۲۳۹ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۱ - ۱۲۴۲ - ۱۲۴۳ - ۱۲۴۴ - ۱۲۴۵ - ۱۲۴۶ - ۱۲۴۷ - ۱۲۴۸ - ۱۲۴۹ - ۱۲۵۰ - ۱۲۵۱ - ۱۲۵۲ - ۱۲۵۳ - ۱۲۵۴ - ۱۲۵۵ - ۱۲۵۶ - ۱۲۵۷ - ۱۲۵۸ - ۱۲۵۹ - ۱۲۶۰ - ۱۲۶۱ - ۱۲۶۲ - ۱۲۶۳ - ۱۲۶۴ - ۱۲۶۵ - ۱۲۶۶ - ۱۲۶۷ - ۱۲۶۸ - ۱۲۶۹ - ۱۲۷۰ - ۱۲۷۱ - ۱۲۷۲ - ۱۲۷۳ - ۱۲۷۴ - ۱۲۷۵ - ۱۲۷۶ - ۱۲۷۷ - ۱۲۷۸ - ۱۲۷۹ - ۱۲۸۰ - ۱۲۸۱ - ۱۲۸۲ - ۱۲۸۳ - ۱۲۸۴ - ۱۲۸۵ - ۱۲۸۶ - ۱۲۸۷ - ۱۲۸۸ - ۱۲۸۹ - ۱۲۹۰ - ۱۲۹۱ - ۱۲۹۲ - ۱۲۹۳ - ۱۲۹۴ - ۱۲۹۵ - ۱۲۹۶ - ۱۲۹۷ - ۱۲۹۸ - ۱۲۹۹ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۱ - ۱۳۰۲ - ۱۳۰۳ - ۱۳۰۴ - ۱۳۰۵ - ۱۳۰۶ - ۱۳۰۷ - ۱۳۰۸ - ۱۳۰۹ - ۱۳۱۰ - ۱۳۱۱ - ۱۳۱۲ - ۱۳۱۳ - ۱۳۱۴ - ۱۳۱۵ - ۱۳۱۶ - ۱۳۱۷ - ۱۳۱۸ - ۱۳۱۹ - ۱۳۲۰ - ۱۳۲۱ - ۱۳۲۲ - ۱۳۲۳ - ۱۳۲۴ - ۱۳۲۵ - ۱۳۲۶ - ۱۳۲۷ - ۱۳۲۸ - ۱۳۲۹ - ۱۳۳۰ - ۱۳۳۱ - ۱۳۳۲ - ۱۳۳۳ - ۱۳۳۴ - ۱۳۳۵ - ۱۳۳۶ - ۱۳۳۷ - ۱۳۳۸ - ۱۳۳۹ - ۱۳۴۰ - ۱۳۴۱ - ۱۳۴۲ - ۱۳۴۳ - ۱۳۴۴ - ۱۳۴۵ - ۱۳۴۶ - ۱۳۴۷ - ۱۳۴۸ - ۱۳۴۹ - ۱۳۵۰ - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۲ - ۱۳۵۳ - ۱۳۵۴ - ۱۳۵۵ - ۱۳۵۶ - ۱۳۵۷ - ۱۳۵۸ - ۱۳۵۹ - ۱۳۶۰ - ۱۳۶۱ - ۱۳۶۲ - ۱۳۶۳ - ۱۳۶۴ - ۱۳۶۵ - ۱۳۶۶ - ۱۳۶۷ - ۱۳۶۸ - ۱۳۶۹ - ۱۳۷۰ - ۱۳۷۱ - ۱۳۷۲ - ۱۳۷۳ - ۱۳۷۴ - ۱۳۷۵ - ۱۳۷۶ - ۱۳۷۷ - ۱۳۷۸ - ۱۳۷۹ - ۱۳۸۰ - ۱۳۸۱ - ۱۳۸۲ - ۱۳۸۳ - ۱۳۸۴ - ۱۳۸۵ - ۱۳۸۶ - ۱۳۸۷ - ۱۳۸۸ - ۱۳۸۹ - ۱۳۹۰ - ۱۳۹۱ - ۱۳۹۲ - ۱۳۹۳ - ۱۳۹۴ - ۱۳۹۵ - ۱۳۹۶ - ۱۳۹۷ - ۱۳۹۸ - ۱۳۹۹ - ۱۴۰۰ - ۱۴۰۱ - ۱۴۰۲ - ۱۴۰۳ - ۱۴۰۴ - ۱۴۰۵ - ۱۴۰۶ - ۱۴۰۷ - ۱۴۰۸ - ۱۴۰۹ - ۱۴۱۰ - ۱۴۱۱ - ۱۴۱۲ - ۱۴۱۳ - ۱۴۱۴ - ۱۴۱۵ - ۱۴۱۶ - ۱۴۱۷ - ۱۴۱۸ - ۱۴۱۹ - ۱۴۲۰ - ۱۴۲۱ - ۱۴۲۲ - ۱۴۲۳ - ۱۴۲۴ - ۱۴۲۵ - ۱۴۲۶ - ۱۴۲۷ - ۱۴۲۸ - ۱۴۲۹ - ۱۴۳۰ - ۱۴۳۱ - ۱۴۳۲ - ۱۴۳۳ - ۱۴۳۴ - ۱۴۳۵ - ۱۴۳۶ - ۱۴۳۷ - ۱۴۳۸ - ۱۴۳۹ - ۱۴۴۰ - ۱۴۴۱ - ۱۴۴۲ - ۱۴۴۳ - ۱۴۴۴ - ۱۴۴۵ - ۱۴۴۶ - ۱۴۴۷ - ۱۴۴۸ - ۱۴۴۹ - ۱۴۵۰ - ۱۴۵۱ - ۱۴۵۲ - ۱۴۵۳ - ۱۴۵۴ - ۱۴۵۵ - ۱۴۵۶ - ۱۴۵۷ - ۱۴۵۸ - ۱۴۵۹ - ۱۴۶۰ - ۱۴۶۱ - ۱۴۶۲ - ۱۴۶

اُتدرون ما الايمان بالله وحده
قالوا الله ورسوله اعلم قال شهادة
ان لا اله الا الله وان محمدا
رسول الله له
کیا تم جانتے ہو اللہ واحد پر ایمان کا کیا
مطلب ہے۔ انھوں نے عرض کیا اللہ اور
اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے
فرمایا اس کا مطلب ہے لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ کی شہادت دینا۔

مطلب یہ کہ یہ بات دین میں ہر دم محفوظ رہنی چاہئے کہ ایمان باللہ، رسالت پر ایمان کے بغیر
کمل نہیں ہوتا۔ پھر ایمان بالقلب ہی کافی نہیں اس کی شہادت دینا بھی ضروری ہے۔ اس
کے بعد نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور رمضان میں روزے رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ یہ بھی بتایا کہ
انھیں مال غنیمت میں سے خمس (۱/۵) بیت المال میں جمع کرنا ہوگا۔ انھیں ان برتنوں کے استعمال
سے منع فرمایا جن میں اس وقت شراب بنتی تھی۔ (یہ مانعت ابتدائی دور میں تھی تاکہ لوگوں کا ذہن
شراب کی طرف سے بالکل ہٹ جائے، بعد میں ان کے استعمال کی اجازت دے دی گئی)۔
ظاہر ہے ان تمام احکام کی تفصیل بھی انھیں بتائی گئی ہوگی۔ خود وفد کے ارکان بھی اپنے
علم میں اضافہ کی کوشش کرتے رہے ہوں گے۔ چنانچہ وفد کے ایک رکن عبداللہ بن الاشج
کے بارے میں صراحت کے ساتھ آتا ہے۔

كان عبد الله الاشج يسأل
عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن الفقه والقرآن
عبد اللہ الاشج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے فقہ (احکام) اور قرآن کے بارے
میں سوالات کرتے تھے۔

قبيلة عبد القيس كاهية وقد جب والپس ہونے لگا تو آپ نے فرمایا۔
احفظوهن واحبوا بهن
من ورائكم
ان باتوں کو اچھی طرح یاد کرو اور جو لوگ
پیچھے رہ گئے ہیں انھیں ان سے باخبر کرو۔
ایک روایت میں: وابلغوهن من ورائكم کے الفاظ بھی آتے ہیں۔ مطلب

۱۔ بخاری، کتاب الايمان، باب ادوا النمس من الايمان، مسلم، کتاب الايمان، باب الامر بالايمان باللہ الخ

۲۔ حوالہ سابق

۳۔ طبقات ابن سعد: ۲۱۵/۱

۴۔ بخاری و مسلم حوالہ سابق

یہ کہ دین کی ان باتوں کو اچھی طرح حفظ کر لو اور جو لوگ پیچھے رہ گئے ہیں ان تک انہیں پہنچاؤ۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس سے مراد قبیلہ کے وہ لوگ بھی ہو سکتے ہیں جو مدینہ نہیں پہنچ پائے تھے اور اس سے مراد اپنے بعد والے بھی ہو سکتے ہیں یعنی دین کی ان تعلیمات کو اپنی آئندہ نسلوں تک منتقل کرو۔

یہ وفد تیرہ، چودہ سواروں پر مشتمل تھا۔ بعض روایتوں میں ارکان وفد کی تعداد چالیس بتائی گئی ہے۔ ممکن ہے نمایاں افراد سوار یوں پر آئے ہوں اور باقی افراد پیادہ ہوں۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اس وفد کے صرف سات ارکان کے نام ملتے ہیں لیکن حافظ ابن حجر نے اس میں سے کافی افراد کے نام جمع کر دیے ہیں۔

اس وفد نے دس روز مدینہ میں قیام کیا۔ اور دین کی تعلیم حاصل کی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک بہت بڑی جماعت ایسی تیار ہو گئی جو دین کی بنیادی تعلیمات اور اس کے ضروری مسائل سے واقف تھی۔ اس پوری جماعت کو تبلیغ و دعوت کے کام پر لگادیا گیا۔ یہ گو ایک خاص قبیلہ کا ذکر ہے لیکن اس سے یہ قیاس کرنا مشکل نہیں کہ اسلام لانے والے ہر وفد کو تبلیغ دین کی اسی طرح ہدایت دی جاتی رہی ہوگی۔ چنانچہ امام بخاری نے اس حدیث پر ایک جگہ ہی باب (عنوان) قائم کیا ہے۔

باب وصاۃ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وفود العرب ان یبلغوا
من ورائہم
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفود عرب کو تاکید
کہ وہ اپنے بعد والوں تک دین کی باتیں
پہنچائیں۔

۲۔ عمرو بن سلمہ کہتے ہیں کہ ہمارا قافلہ جہاں آباد تھا وہ قافلوں کی گزرگاہ تھی۔ مختلف قبائل ہمارے ہاں سے گزرتے رہتے تھے۔ ہم ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں

۱۔ فتح الباری: ۱۰۶/۱ ۲۔ فتح الباری: ۹۴/۱ ۳۔ طبقات ابن سعد: ۱/۲۱۵

۴۔ بخاری، کتاب التہنئ ۵۔ عمرو بن سلمہ بن قیس بن القیس الجرمی۔ امام نووی نے تہذیب الاسماء واللغات میں لکھا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو صحابی کہا ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ لیکن کتاب کے مثنیٰ نے مختلف خوالوں سے ثابت کیا ہے کہ وہ صحابی ہیں۔ ۲۰/۲۴۔ اس میں تو کوئی بحث ہی نہیں ہے کہ ان کے والد صحابی تھے جن کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تھا۔ ۳۲۶/۱ ابن سعد، طبقات

معلومات کرتے تھے۔ وہ ہیں آپ کے بارے میں بتاتے، جو وحی آپ پر نازل ہوتی اس کا ذکر کرتے۔ ان کی یہ باتیں میرے دل میں بیٹھ جاتی تھیں۔ میری یادداشت اچھی تھی۔ میں نے ان سے سن کر قرآن مجید یاد کرنا شروع کر دیا۔ اس طرح اس کا کافی حصہ حفظ کر لیا۔ فتح مکہ کے بعد عرب کے مختلف قبائل اسلام میں داخل ہونے لگے تو میرے والد بھی مدینہ پہنچے تاکہ اپنی قوم کے اسلام لانے کی اطلاع دیں۔ ابن سعد میں ہے کہ اللہ نے جب تک چاہا میرے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقیم رہے۔ جب واپس ہوئے تو ہم نے ان کا استقبال کیا۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آ رہا ہوں۔ پھر انہوں نے بتایا کہ آپ نے فلاں فلاں بات کا حکم دیا ہے اور ان کاموں سے منع کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ کون سی نماز کس وقت پڑھی جائے۔ پھر عرب بن سلمہ کے والد کے ساتھ ایک پورا وفد تھا چنانچہ ابوداؤد کی روایت ہے

الطلق ابی وافتدا الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی نفر من
قومہ فعلہم الصلوۃ
میرے باپ اپنی قوم کی ایک جماعت کو
لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں روانہ ہوئے۔ آپ نے ان سب کو
نماز کی تعلیم دی۔

نماز کی تعلیم کا ذکر انہوں نے ایک خاص سیاق میں کیا ہے۔ ورنہ ظاہر ہے کہ دین کی اور باتیں بھی انہوں نے لازمًا سیکھی ہوں گی چنانچہ ایک اور روایت میں ہے -

تعلیموا القرآن وقضوا حوائجہم
وفد کے لوگوں نے قرآن مجید سیکھا اور اپنی
ضروریات پوری کیں۔

واپسی کے بعد قبیلہ میں باقاعدہ جماعت کے ساتھ نماز قائم کرنے کا حکم دیا۔ اہمیت کے بارے میں فرمایا:-

إذا حضرت الصلوۃ فلیؤذن
أحدکم ویؤمکم اکثرکم قرأنا
جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک
آدمی اذان دے اور تم میں سے جس شخص

۱۔ طبقات ابن سعد ۱/ ۳۲۶

۲۔ ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، باب من احتی بالامامۃ

۳۔ طبقات ابن سعد ۱/ ۳۲۶

کو قرآن زیادہ یاد ہو وہ تمہاری امامت کرے۔

حضرت عمر بن سلمہ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں نے دیکھا کہ قرآن مجھے سب سے زیادہ حفظ ہے، اس لیے کہ آپ کے پاس سے واپس ہونے والے قافلہوں سے سن کر میں قرآن حفظ کر رہا تھا، تو انہوں نے مجھے امامت کے لیے بڑھا دیا۔ اس وقت میری عمر سات آٹھ سال تھی۔

۳۔ تبوک کی تیاری جاری تھی کہ نبولیش بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ کا وفد مدینہ منورہ پہنچا۔ اس میں حضرت مالک بن حویرث بھی تھے۔ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیس دن رہے۔ آپ بڑے رحیم اور رقیق القلب تھے جب آپ نے محسوس فرمایا کہ ہمیں یوی بچوں کی یاد آنے لگی ہے اور ہم واپس ہونا چاہتے ہیں تو ارشاد فرمایا:-

ارجعوا الی اہلیکم فاقیموا فیہم
وعلموہم ومروہم وصلوا
کہ راہمتونی اصلی فاذا حضرت الصلوۃ
فلیؤذن لکم احدکم ویسئو لکم
اکبر کہ

اپنے یوی بچوں میں واپس جاؤ، ان کے درمیان قیام کرو اور انہیں (دین کی) تعلیم دو اور (اس کی پابندی کا) انہیں حکم دو غار اس طرح پڑھو جس طرح تم نے مجھے نازل پڑھتے دیکھا ہے جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔

یہ درحقیقت گھر اور خاندان والوں کی تعلیم و تربیت اور نماز باجماعت کی تاکید اور اس کے آداب کا بیان ہے۔

۱۔ پورا واقعہ بخاری میں ہے۔ کتاب المغازی، باب بغیر عنوان، بعض تفصیلات اور کتابوں سے لی گئی ہیں ان کا متن پرچہ لا دیبا گیا ہے۔ ۱۔ طبقات ابن سعد ۳/۱-۲، فتح الباری ۲/۵۵

۲۔ بخاری، کتاب الاذان، باب الاذان للساقرین، مسلم، کتاب المساجد، باب من اٰحق بالامامة، نماز کی امامت میں عمر سے زیادہ علم کی اہمیت ہے۔ یعنی علم والے کو زیادہ عمر والے پر ترجیح حاصل ہوگی۔ لیکن یہاں آپ نے بڑی عروالے کو امام بنانے کا اس لیے حکم دیا تھا کہ یہ سب لوگ تقریباً ایک ہی عمر کے تھے جو ان تھے چنانچہ اسی حدیث میں آیا ہے۔ نحن شعبة متقاربون (ہم تقریباً ہم عمر جوان تھے) حدیث میں انہیں قیام کا موقع بھی مساوی ملا تھا اس لیے علمی لحاظ سے بھی وہ سب برابر تھے۔ وکنا یومئذ متقاربین فی العلم (ہم سب علم میں قریب قریب یکساں تھے) ابوداؤد کتاب الصلوۃ، باب من اٰحق بالامامة، ظاہر ہے اس صورت میں عمر کو ترجیح حاصل ہوگی۔

۴۔ ۹ھ میں ہومس بن بکر نے فہام بن ثعلبہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ وہ مدینہ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے۔ انھوں نے پوچھا ان میں ابن عبد المطلب کون ہیں؟ صحابہ نے آپ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ خوبصورت ہستی جو نیک لگائے تشریف فرما ہے یہی ابن عبد المطلب ہیں۔ انھوں نے آپ سے عرض کیا میں آپ سے کچھ سوالات کروں گا۔ میرے انداز میں درستی ہوگی۔ آپ برا نہ مائیں۔ آپ نے فرمایا میں برا نہیں مانوں گا جو تمہارا جی چاہے سوال کرو۔ انھوں نے کہا آپ کے سفیر (مبلغ) نے ہم سے کہا ہے کہ آپ اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا سفیر نے سچ کہا۔ انھوں نے پوچھا کس نے یہ آسمان پیدا کیا؟ آپ نے فرمایا اللہ نے پیدا کیا۔ انھوں نے سوال کیا یہ زمین کس نے پیدا کی؟ آپ نے فرمایا اللہ نے پیدا کی۔ انھوں نے پوچھا کہ زمین میں کس نے پہاڑ نصب کیے اور اس میں پانی جانے والی چیزیں پیدا کیں۔ آپ نے فرمایا اللہ نے؟ انھوں نے کہا۔ اس خدا کی قسم دے کر آپ سے پوچھتا ہوں جس نے آسمان اور زمین پیدا کیے اور پہاڑ کھڑے کیے، کیا اسی نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے اپنا رسول بنا کر مبعوث فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ انھوں نے اسی طرح قسم دے دے کر نماز روزہ زکوٰۃ اس کے مصارف، حج اور دیگر احکام شریعت کے بارے میں سوالات کیے۔ آپ نے ان سب کا اثبات میں جواب دیا۔ انھوں نے یہ کہہ کر میں ان سب باتوں پر ایمان لاتا ہوں شہادتین کا اقرار کیا اور کہا کہ جو فرض اللہ آپ نے بتائے ہیں میں انھیں ادا کروں گا اور جن چیزوں سے منع فرمایا ہے ان سے اجتناب کروں گا۔ نہ تو اس سے زیادہ کچھ کروں گا اور نہ اس میں کمی ہوگی۔ پھر انھوں نے قبیلہ میں پہنچ کر سب سے پہلے لات وعزیٰ کی مذمت کی۔ قبیلہ والوں نے ڈرایا کہ

۱۔ اسے شہداء کا بھی واقعہ بتایا گیا ہے (الاستیعاب ۲/۲۱۵) حضرت ابن عباسؓ کی ایک روایت ہے کہ یہ رجب ۹ھ کا واقعہ ہے (طبقات ابن سعد ۱/۲۹۹) لیکن حضرت ابن عباسؓ ہی کی ایک دوسری روایت سے جو بخاری وغیرہ میں ہے اس کی تردید ہو جاتی ہے۔ اسے وہ مدینہ میں اپنے سلسلے کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ اور حضرت ابن عباسؓ فتح مکہ کے بعد مدینہ آئے تھے۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ صحیح بات یہ ہے کہ فہام بن ثعلبہ کی آمد مدینہ میں ہوئی تھی۔ اس لیے کہ بنو سعد غزوہ حنین کے بعد اسلام لانے اور غزوہ حنین شوال ۹ھ میں ہوا تھا۔ ۹ھ ہی میں دوسرے وفد بھی مکہ شہر آئے۔ فتح الباری ۱/۱۱۳۔ نیز الاصابہ فی تمییز الصحابہ ۲/۲۱۱

دیکھو اس حرکت کی وجہ سے کہیں تم برص، جہلم یا جنون میں نہ مبتلا ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا۔ تمہارا براہو لات اور عزری نفع یا نقصان کچھ نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ نے اپنا رسول بھیجا ہے۔ اس پر اپنی کتاب نازل کی ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ اس نے تمہیں ان خرافات سے نجات دی ہے۔ میں تو اللہ واحد اور آپ کی رسالت کی گواہی دیتا ہوں جو باتیں میں آپ سے معلوم کر کے آیا ہوں ان کی تعلیم دیتا ہوں۔ ان کی تبلیغ کا یہ اثر ہوا کہ قبیلہ کے تمام مرد اور عورت مسلمان ہو گئے۔ مساجد بن گئیں اور اذان اور نماز ہونے لگی۔

۵۔ قبیلہ بنو سلیم میں ایک صاحب قیس بن نُسَبہ تھے۔ وہ دور جاہلیت میں عبادت و ریاضت کرتے تھے اور سابق آسمانی صحیفوں کا مطالعہ کرتے تھے۔ انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا علم ہوا تو غزوہ خندق کے بعد آپ کی خدمت میں آئے۔ عرض کیا میں اپنی قوم کا نمائندہ اور سفیر ہوں۔ وہ میری بات ماننی اور اطاعت کرتی ہے۔ میں آپ سے بعض وہ سوالات کروں گا جن کا وہی شخص جواب دے سکتا ہے جس پر وحی نازل ہوتی ہو۔ انہوں نے سات آسمانوں، فرشتوں اور ان کی غذا جیسے غیبی امور کے بارے میں سوالات کیے۔ آپ نے ان کے جوابات دئے اور اسلامی تعلیمات ان کے سامنے پیش کیں۔ جب اوامر و نواہی کو انہوں نے اچھی طرح سمجھ لیا تو اسلام لے آئے۔ اور وعدہ فرمایا کہ میری قوم کے ایک ہزار گھڑ سوار حاضر خدمت ہوں گے۔ اس کے بعد اپنی قوم میں پہنچ کر انہوں نے کہا اے بنو سلیم! میں نے روم اور فارس کی باتیں سنی ہیں۔ اشعار عرب سے واقف ہوں، حمیر کی زبان دانی دیکھی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ان سب سے مختلف ہے۔

۱۔ اس واقعہ کی کم یا زیادہ تفصیلات حدیث اور تاریخ کی متعدد کتابوں میں ملتی ہیں۔ ہمارے پیش نظر حسب ذیل کتابیں رہی ہیں۔ بخاری، کتاب العلم، باب القراءة والعرض علی المحدث، مسلم، کتاب الايمان، باب السؤال من اركان الاسلام، مسلم میں مہام بن ثعلبہ کے نام کی صراحت نہیں ہے، رجل من اهل البادية (دیہات کا ایک شخص) کہا گیا ہے۔ مسند احمد ۳ / سیرت ابن ہشام ۲۴۲ / ۲۴۱۔ طبقات ابن سعد ۱ / ۲۹۱۔ الاستیعاب فی معرفة الاصحاب علی ہاشم الاصحاب ۲ / ۲۱۵۔ ۲۱۷۔

۲۔ ابن سعد نے قیس بن نُسَبہ نام بتایا ہے۔ طبقات ۱ / ۳۰۷ لیکن ابن کثیر (السيرة النبوية ۲ / ۷۶) اور حافظ ابن حجر (اصابہ ۳ / ۲۶۰) نے قیس بن نُسَبہ لکھا ہے۔

عرب کے وفد

لہذا ان کی اطاعت کرو (وہ کوئی غیر نہیں) تمہارا تانہائی رشتہ بھی ان سے ہے۔ اگر وہ کافرا ہوئے تو تم فائدہ میں رہو گے اور تمہاری قیمت اچھی ہوگی اگر وہ کامیاب نہیں ہوتے تو عرب تمہارے خلاف اقدام کی بہت نہیں کر سکتے۔ میں نے جس وقت ان سے ملاقات کی تو ان کے معاملہ میں میرا دل پتھر سے زیادہ سخت تھا لیکن ان کی بات حیرت اور کلام سے وہ آہستہ آہستہ نرم پڑ گیا۔ میری بات مانو اور اس دین میں قسمت نے جو تمہارا حصہ رکھا ہے اسے حاصل کر لو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں حبر (عالم) فرماتے تھے۔ ان کی تبلیغ کا یہ نتیجہ نکلا کہ میں نبیوں کے نو سواروں میں ایک ہزار افراد نے قید میں آپ سے ملاقات کی اور فتح مکہ، طائف اور حنین میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان غزوات میں ان کا الگ جھنڈا اور الگ شمار بھی رکھا تھا۔

۶۔ عمرو بن مرہ الجہنی کہتے ہیں کہ ہمارے قبیلہ جہنیہ کا ایک بیت تھا جس کی ہم سب تعظیم کرتے تھے۔ میں اس کا مجاور اور خادم تھا جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر ملی تو میں نے یہ بیت توڑ پھینکا۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اسلام لایا اور حق کی گواہی دی، جو کچھ بھی آپ نے اللہ کی طرف سے حرام و حلال کی تفصیل بتائی اس کی تصدیق کی اور اسے تسلیم کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اپنی قوم میں اسلام کی دعوت کے لیے بھیج دیا۔ ان کی کوشش کے نتیجہ میں پوری قوم اسلام لے آئی۔ صرف ایک شخص نے اسے ماننے سے انکار کر دیا۔ عمرہ بن مرہ نے اس کے حق میں بددعا کی تو اسے لقوہ ہو گیا، وہ بول نہیں پاتا تھا، بینائی ختم

۱۔ ایک روایت میں ان کی تعداد سات سو بتائی گئی ہے۔ ابن سعد میں ہے کہ یہ نو سو کی تعداد میں تھے جب انھوں نے ملاقات کی تو آپ نے قیس بن نضیر کے بارے میں دریافت فرمایا کہ وہ خوبصورت، خوش کلام اور صادق الایمان کہاں ہے۔ ان لوگوں نے کہا کہ وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا انھوں نے ایک ہزار افراد کے آنے کا وعدہ کیا تھا۔ ان لوگوں نے عرض کیا کہ ہمارے درمیان جنگ کے خطرہ کی وجہ سے ایک سو افراد وہیں رہ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ نے چاہا تو اس سال اس قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ بعد میں وہ لوگ بھی آ گئے اور سب کے سب فتح مکہ، طائف اور حنین میں شریک ہوئے۔

نبیوں کے واقعات کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو۔ ابن سعد، طبقات: ۱/۳۰۷ - ۳۰۸۔ ابن کثیر، المیرۃ النبویہ

۱۴۷-۱۴۸/۳ ابن حجر: الاصابۃ فی تمیز الصحابہ: ۳/۲۶۰ - ۲۶۱

ہو گئی تھی۔ احتیاج کی زندگی اس نے گزاری۔

۷۔ ضحاک بن صفیان کی کوشش سے نبوکلاہ کا پورا قبیلہ اسلام لے آیا ۹ھ میں اس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اسلام کے طریقہ کے مطابق سلام کیا اور اپنے اسلام لانے کی اطلاع دیتے ہوئے عرض کیا کہ ضحاک بن صفیان نے ہمارے درمیان کتاب اللہ اور آپ کی بتائی ہوئی سنت کے مطابق عمل کیا اور آپ کی رسالت پر ایمان لانے کی ہمیں دعوت دی ہم نے اسے قبول کر لیا۔ انھوں نے ہمارے اغنیاء سے صدقات وصول کیے اور ہمارے فقراء پر تقسیم کیے۔

۸۔ ۹ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن سعد بن عبادہ کو قبیلہ صداؤ کی سرکوبی کا حکم دیا۔ وہ چار سو افراد کا لشکر لے کر پہنچے اور قریب ہی ایک مقام پر خیمہ زن ہو گئے۔ قبیلہ صداؤ کو جب اس کی اطلاع ملی تو ان کا نمائندہ خدمت میں پہنچا اور عرض کیا کہ آپ لشکر کو واپس بلا لیں میں ذمہ داری لیتا ہوں کہ میری قوم آپ کا ساتھ دے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کو واپسی کا حکم دیا۔ اس کے بعد اس قبیلہ کے پندرہ افراد خدمت میں حاضر ہوئے، اسلام لائے اور بیعت کر کے واپس ہوئے۔ ان کے ذریعہ قبیلہ میں اسلام پھیلا اور حجۃ الوداع میں اس کے سوا افراد نے آپ سے نیاز حاصل کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں عرب کے مختلف علاقوں کے وفود آئے۔ اسلام کو سمجھا اور قرآن اور سنت کی تعلیم حاصل کی۔ یہ وفود ان علاقوں میں اسلام کی اشاعت کا سبب بنے، ان کے ذریعہ پورے جزیرہ نمائے عرب میں اسلام کا نور پھیلا اور بہت جلد عرب ساری دنیا کے امام اور قائد بن گئے۔

۱۔ ابن سعد: طبقات ۳۲۳/۱-۳۲۴۔ حافظ ابن حجر نے ان کے اس واقعہ کا حوالہ دیا ہے اور ان کے مزید

حالات بیان کیے ہیں۔ الاصابہ فی تمییز الصحابہ ۲/۱۵-۱۶۔

۲۔ ابن سعد: طبقات ۳۰۰/۱۔ ابن کثیر: السیرۃ النبویہ ۴/۱۷۳

۳۔ ابن سعد: طبقات ۳۲۶/۱-۳۲۷۔ ابن عبد البر: الاستیعاب ۱/۵۶۶-۵۶۷ تفصیل کے لیے

ملاحظہ ہو۔ السیرۃ النبویہ ۴/۱۶۳-۱۶۱